روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹۰
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۲ | جمعرات ۱۴۱۴ھ، ۱۲-صلح ۷۳ ۱۳ھش ۱۳ جنوری ۱۹۹۴ء

محبت اور خوف کی آگ گناہ کو بھسم کر دیتی ہے

کوئی کفارہ مفید نہیں اور کوئی طریق ایسا نہیں جو گناہ سے پاک کر سکے۔ بجز اس کامل معرفت کے جو کامل محبت اور کامل خوف کو پیدا کرتی ہے۔ اور کامل محبت اور کامل خوف یہی دونوں چیزیں ہیں جو گناہ سے روکتی ہیں۔ کیونکہ محبت اور خوف کی آگ جب بھڑکتی ہے تو گناہ کے خس و خاشاک کو جلا کر بھسم کر دیتی ہے۔ اور یہ پاک آگ اور گناہ کی گندی آگ دونوں جمع ہو ہی نہیں سکتیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

دنیا میں کہیں بھی کوئی عبادت گاہ مسمار کی جائے احمدی کے دل پر چوٹ پڑے گی

آج عالم اسلام کو تقویٰ سے کام لینے اور تقویٰ کی حکومت قائم کرنے کی ضرورت ہے

خدا کی محبت کی راہ میں روک بنو گے تو اللہ کی تقدیر تمہاری ہر ترقی کی راہ میں حائل ہو جائے گی

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ ۱۱- دسمبر ۱۹۹۲ء بمقام بیت الفضل لندن کا مکمل متن

(خطبہ کا یہ مکمل متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

یہ دور عالم اسلام کے لئے بہت ہی دردناک دور ہے اور مسلمانوں پر بہت کڑے دن گزر رہے ہیں۔ لمبا عرصہ ہو گیا کہ مصیبتوں اور ابتلاؤں کا جو ایک سلسلہ جاری ہوا ہے وہ ختم ہونے میں نہیں آتا ایک ابتلاء کے بعد دوسرا ابتلاء سر اٹھا لیتا ہے۔ ان تمام ابتلاؤں میں اور ان آزمائشوں میں یقیناً خدا تعالیٰ کا کوئی پیغام ہے جسے سننے سے بعض کان بہرے ہیں اور جسے پڑھنے سے بعض آنکھیں اندھی ہیں اور اس لائق نہیں کہ تقدیر کی تحریریں پڑھ سکیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ خدا تعالیٰ مسلمانوں کو ایسے ابتلاء میں ڈالے جس ابتلاء کے نتیجہ میں دنیا سے ان کی ساکھ اٹھتی چلی جائے۔ دن بدن مظالم کا نشانہ بنتے چلے جائیں اور کوئی ان کا پرسان حال نہ ہو۔

قرآن کریم نے دو قسم کے ابتلاؤں کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک وہ ابتلاء ہے جو ابتلاء حسنہ ہے۔ حسن ابتلاء یعنی اچھا ابتلاء۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو اچھے ابتلاؤں میں ڈالتا ہے۔ اچھے ابتلاء کی تعریف یہ ہے کہ جب مومن اس ابتلاء سے گزرتا ہے تو پہلے سے زیادہ صحتمند ہو کر گزرتا ہے۔ اس کے بہت سے بوجھ اتر چکے ہوتے ہیں۔ اس میں توانائی کی نئی قوتیں پیدا ہو چکی ہوتی ہیں وہ اس پہلو سے بھی نشوونما دکھاتا ہے جس پہلو سے وہ پہلے نشوونما سے عاری ہو چکا تھا۔ غرضیکہ نئی نامیاتی طاقتیں اس کے اندر پیدا ہو چکی ہیں۔ وہ بڑھنے کی نئی قوتوں سے آشنا ہو جاتا ہے تو ہر اس ابتلاء کے بعد جو حسن ابتلاء کہلا سکتا ہے آپ دیکھیں گے کہ ہمیشہ الٰہی جماعتیں پہلے سے بہت زیادہ بڑھتی اور بڑھنے کی نئی نئی صلاحیتیں حاصل کرتی ہیں۔ صرف پہلی صلاحیتوں کو ہی نمو نہیں ملتی بلکہ نئے نئے مواقع ان کو میسر آتے ہیں۔ نئی صلاحیتیں پیدا ہوتی چلی جاتی ہیں اور ایک ابتلاء ہے جس میں کافر کو مبتلا کیا جاتا ہے۔ اس ابتلاء کے نقشے قرآن کریم نے جا بجا کھینچے ہیں اور ان سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ابتلاء ان لوگوں کے چہروں کی رونقیں چھین لیتے ہیں جن پر یہ ابتلاء وارد ہوتے ہیں۔ بعض اوقات ان کو بھوک کے اور تنگی کے اور فلاکت کے لباس پہنائے جاتے ہیں۔ بعض دفعہ وہ اپنے مظالم کی چکی میں پیسے جاتے ہیں اور کوئی ان کا مددگار نہیں ہوتا۔ دن بدن ان کی طاقت کمزور ہوتی چلی جاتی ہے۔ ان کا رعب باطل ہوتا چلا جاتا ہے۔

یہ ابتلاء ضروری نہیں کہ صرف کافروں کے لئے ہوں بلکہ بعض دفعہ یہ تنبیہہ کے ابتلاء بھی ہوتے ہیں۔ ایک انتباہ ہے اور خدا کی انگلی کا ایک اشارہ ہے کہ دیکھو تمہاری آخری منزل یہ ہے۔ اگر تم نہیں سنبھلو گے۔ اپنے اخلاق درست نہیں کرو گے۔ ان ہدایات پر عمل پیرا نہیں ہو گے جو میں نے تمہیں دی ہیں تو اس بد انجام کے لئے تیار ہو جاؤ۔

اس معاملے پر غور کرتے ہوئے مجھے سمجھ آئی کہ قرآن کریم کا ہر ابتلاء دراصل ان معنوں میں فائدے کا ہی ابتلاء ہے کہ اس ابتلاء میں تنبیہہ پائی جاتی ہے۔ مومن کے ابتلاء میں دوسرے مومنوں کے لئے ایک نصیحت ہے کہ خدا کی خاطر تنگ ہونے والے دقتیں اٹھانے والے کبھی ضائع نہیں جاتے۔ وہ ہمیشہ پہلے سے بڑھ کر ترقی کرتے ہیں۔ ہر دکھ کے پیچھے خوشیاں ان کا انتظار کرتی ہیں اور باقی مومن جب اس ابتلاء کو دیکھتے ہیں تو ان کے حوصلے بڑھتے ہیں۔ وہ پہلے سے بڑھ کر اپنے آپ کو ابتلاؤں کے لئے تیار ہی نہیں بلکہ آمادہ پاتے ہیں اور کافروں کو بھی جو ابتلاء ملتے ہیں اور جو بعض دفعہ ان کو بالآخر صفحہ ہستی سے مٹا دیتے ہیں۔ بعض دفعہ بہت بدحال میں چھوڑ دیتے ہیں، ان کے اندر بھی خیر کا پہلو ضرور ہے اور قرآن کریم نے اس خیر کا ذکر فرمایا ہے کہ ہم بار بار یہ اس لئے کرتے ہیں کہ شاید ان میں سے کوئی صاحب عقل ایسے ہوں جن کو بات سمجھ آ جائے۔ شاید کچھ خوابیدہ لوگ بیدار ہو جائیں اور ساری قوم کو نہ سہی کچھ کو تو یہ ابتلاء فائدہ پہنچا دیں اور بھٹکے ہوؤں کو خدا کے رستے پر واپس لے آئیں اور واقعہ یہ ہے کہ ایسے ابتلاؤں میں محض شر ہی نہیں جو کافروں کے لئے مقدر ہو خیر کے پہلو بھی ہیں اور بہت سے ہیں (اگرچہ بہت زیادہ نہیں) جو ان ابتلاؤں سے فائدہ اٹھا کر نصیحت پکڑتے ہیں اور سچائی کی طرف لوٹ آتے ہیں۔ تو یہ دراصل درجے ہیں۔ اگر ان الٰہی جماعتوں کو ابتلاء پیش ہوں جو بنیادی طور پر سچی ہیں لیکن فاسق ہو چکی ہیں اور خدا کے رستے سے ہٹ چکی ہیں تو ان ابتلاؤں میں سزا کا پہلو زیادہ

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت دو روپیہ

دکھائی دیتا ہے اور نشوو نما کا کم دکھائی دیتا ہے لیکن تنبیہہ کا پہلو بہرحال موجود ہے۔ نصیحت کا پہلو موجود ہے۔ وہ لوگ جو خدا سے تعلق کاٹ لیتے ہیں ان کے ابتلاء میں سزا کا پہلو بہت نمایاں ہوتا ہے اور نصیحت کا پہلو کم دکھائی دیتا ہے اور وہ لوگ جو خدا کے خاص بندے ہیں' خدا کی پیاری قومیں ہیں ان پر جب ابتلاء آتے ہیں تو ان میں خیر کا پہلو نمایاں ہوتا ہے لیکن کچھ شر کا پہلو بھی موجود رہتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ جب حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کے غلاموں پر ابتلاء کے دور آئے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کی بہت بڑی تعداد ایسی تھی جو ثابت قدم رہے اور پہلے سے بڑھ کر بہتر حال میں وہ ابتلاؤں سے باہر نکلے اور سرتاپا خدا کی رضا پر ابتلاؤں کے دوران بھی راضی رہے۔ لیکن کچھ کمزور ایسے تھے جو اس ابتلاء کو برداشت نہ کرکے سوکھے ہوئے پتوں کی طرح جھڑ گئے اور وہ ہمیشہ کے لئے ایمان بھی کھو بیٹھے۔ دنیا بھی جاتی رہی اور آخرت بھی جاتی رہی۔

جب آپ ابتلاء کے مضمون پر اس طرح غور کریں تو درحقیقت معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی چیز ہے جو مختلف رستوں سے گزرتے ہوئے مختلف کیفیت اختیار کرتی چلی جاتی ہے اور درجے قائم ہوتے چلے جاتے ہیں۔ پس ابتلاء کی بنیاد وہی ہے کہ خدا کی رحمت ہے جو ابتلاء لیکر آتی ہے۔ اس رحمت سے فائدہ اٹھانے والے اولین بہت زیادہ فائدہ اٹھاتے ہیں اور کم ہیں جو نقصان اٹھاتے ہیں۔ پھر ان لوگوں کی منزل آتی ہے کہ جب ابتلاء ان کے دور میں سے گزرتا ہے تو وہ نیمے دروں نیمے بروں کیفیت کے لوگ ہیں۔ دین سے تعلق بھی ہے اور دوری بھی ہے۔ خدا کو مانتے بھی ہیں اور فسق و فجور بھی ہے ایسے لوگوں کے لئے یہ ابتلاء بہت بڑی نصیحت کا پیغام لاتے ہیں اور بسا اوقات یہ سوئے ہوئے بیدار ہو جاتے ہیں اور پھر سچائی کی طرف لوٹ آتے ہیں اور ابتلاء کا تیسرا درجہ وہ ہے جو مقاصد تو یہی رکھتا ہے لیکن ایسے بدنصیبوں پر آتا ہے جن کو ابتلاؤں سے فائدہ اٹھانے کی صلاحیت نہیں رہتی۔ اتنے ٹیڑھے ہو چکے ہوتے ہیں۔ اپنے دلوں میں' اپنے دماغوں میں اتنے بند ہو جاتے ہیں کہ پھر ابتلاء اکثر اوقات ان کے لئے ہلاکت کے مناظر پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔ شاذ ہی ہیں وہ (جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے) جو نصیحت پکڑتے ہیں۔

مسلمانوں کے ابتلاؤں کی موجودہ حالت اس اصولی تعلیم کو اور خدا کی اس تقدیر کو پیش نظر رکھتے ہوئے جب ہم مسلمانوں کے ابتلاؤں کی موجودہ حالت پر غور کرتے ہیں تو یقیناً خدا کی کسی ناراضگی کا ہاتھ تو صاف دکھائی دینے لگتا ہے۔ یہ ویسا ابتلاء تو بہرحال نہیں یا ویسے ابتلاؤں کا دور تو بہرحال نہیں جو اولین کی تاریخ میں ہم نے دیکھا۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپؐ کے غلاموں پر ابتلاؤں کے جو دور آئے تھے ان کی صورتیں تو ان ابتلاؤں سے بالکل مختلف تھیں۔ سرسری نظر سے دیکھو تو کوئی بھی قدر مشترک دکھائی نہیں دیتی۔ غور سے دیکھو تو پھر معلوم ہوتا ہے کہ خدا کی خیر کا ہاتھ ان ابتلاؤں میں کارفرما ہے لیکن فائدہ اٹھانے والے کم ہیں۔ انہوں نے خیر کے پہلو کو ڈھانپ لیا ہے اور وہ دکھائی نہیں دیتا کیونکہ بدوں نے اپنی بدی کے نتیجہ میں خیر کے پہلو کو دھندلا دیا ہے اور گدلا کر دیا ہے۔ یہ وہ صورت ہے جو آج ظاہر ہو رہی ہے ورنہ ناممکن ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی قوم ایسے مصائب کا شکار ہوتی۔ اب اجودھیا کی مسجد سے متعلق کچھ عرصے سے جو خبریں آرہی ہیں ان کے نتیجہ میں دنیا کے کسی کونے میں کسی فرقے سے تعلق رکھنے والا مسلمان ہی کیوں نہ ہو ہر ایک کا دل خون ہے لیکن سوال یہ ہے کہ خدا کی مدد کیوں نہیں آرہی۔ کیوں اللہ تعالیٰ اس ابتلاء کے نتیجہ میں مسلمانوں کی ساکھ کمزور ہونے دے رہا ہے اور دنیا کے سامنے ان کو بالکل بے بس اور نہتا کرکے دکھا رہا ہے۔ اس بات پر غور کرتے ہوئے آپ کو سچائی کے ساتھ تقویٰ کے ساتھ صورت حال کا تجزیہ کرنا ہوگا۔

جہاں تک بابری مسجد کے منہدم کرنے کا تعلق ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا کے گھر کو منہدم کرکے شرک کی آماجگاہ بنا دینا ایک بہت بڑا ظلم ہے لیکن خدا کی تقدیر بعض دفعہ اس ظلم کو اس لئے ہونے دیتی ہے اور برداشت کرتی ہے کہ اس کے دور کے لوگ اس بات کے اہل نہیں کہ خدا کی تقدیر ان کے حق میں اٹھ کھڑی ہو اور ان کے حق میں غیر معمولی کرشمے دکھائے۔ خدا کی عبادت کا سب سے معزز گھر وہ ہے جس کو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہم السلام نے از سرِنو اپنے ہاتھوں سے کھڑا کیا اور دوبارہ اس کو ایک عبادتگاہ کی صورت میں اپنی محنت سے از سرِنو مکمل کیا یعنی تھا تو پہلے ہی لیکن منہدم ہو چکا تھا۔ گر گیا تھا۔ تعمیر نو چاہتا تھا۔ پس وہ تعمیر نو خدا کے ایک برگزیدہ نبی اور اس کے ایک برگزیدہ نبی بیٹے نے مل کر کی تھی۔ وہ توحید کا مرکز تھا اور اس غرض سے قائم کیا گیا کہ تمام دنیا کو توحید کا پیغام پہنچائے لیکن آپ جانتے ہیں ہیں کہ کتنے سو سال تک وہ شرک کی آماجگاہ بنا رہا۔ کتنے بت تھے جو اس میں رکھے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ہر دن کے لئے ایک الگ بت وہاں نصب کیا گیا تھا یعنی سال میں جتنے دن ہیں اتنے ہی انواع و اقسام کے بت وہاں گاڑ دیئے گئے تھے اور توحید کا مرکز شرک کا سب سے بڑا مرکز بنا دیا گیا تھا اور اس بات پر سینکڑوں سال گزر گئے اور بظاہر خدا کی غیرت جوش میں نہیں آئی اور بظاہر کوئی ایسی چیز دکھائی نہیں دیتی جس کے نتیجہ میں ہم سمجھتے ہوں کہ خدا تعالیٰ نے دوبارہ خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کے اس گھر کو عبادت کرنے والوں کے سپرد کر دیا ہو اور بتوں کو باہر نکال پھینکا ہو۔ آگے بڑھتے ہیں تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا انقلاب آفریں دور آتا ہے جو قرآن کی اصطلاح میں ساعۃ تھی' ایک قیامت تھی جو برپا ہو گئی۔ صدیوں کے مُردے زندہ کئے گئے۔ بہت تھے جو موت کے چنگل میں تھے ان کو موت کے چنگل سے رہائی بخشی گئی۔ ایک عظیم روحانی انقلاب برپا ہوا۔ جب موحد پیدا ہوئے تو باوجود اس کے کہ مشرکین کو غیر معمولی طاقت حاصل تھی اور غیر معمولی غلبہ نصیب تھا ان کی طاقت اور غلبوں کے جال توڑ دیئے گئے ان کا کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا گیا اور اس گھر کو جو خدا کی وحدت کا' خدا کی توحید کا گھر تھا' توحید کا عالمی نشان تھا خدا کی عبادت کی خاطر قائم کیا گیا تھا ان بندوں کے سپرد کیا گیا جو موحد بندے تھے جو توحید کا حق ادا کرنا جانتے تھے۔ جو عبادت کی خاطر پیدا کئے گئے تھے اور عبادت کی خاطر' محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خود ان کی پرورش فرمائی خود ان کو تربیت دی۔ پس جب وہ موحدین دنیا میں آگئے جو اس گھر کے لائق تھے تو اس گھر کو غیر اللہ سے آزاد کرا دیا گیا۔ اس میں بہت گہرا سبق ہے۔ سبق اس میں یہ ہے کہ ظاہری چیزوں کا ایک مرتبہ اور مقام اس لئے بنتا ہے کہ ان سے کچھ نیک لوگ وابستہ ہوتے ہیں۔ کچھ پاک بندے ان سے وابستہ ہوتے ہیں تو وہ جگہیں مقدس کہلاتی ہیں۔ کچھ بد اور گندے لوگ ان سے وابستہ ہوتے ہیں تو وہ چیزیں پلید کہلاتی ہیں تو ظاہری اینٹ پتھر اور مقام میں حقیقت میں نہ کوئی تقدس ہے نہ کوئی اس میں ذلت ہے نہ کوئی تذلیل ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ پاکیزگی اور خباثت۔ یہ دو چیزیں انسانوں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ انہی کے دلوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ جب تک پاک دل پیدا نہ ہوں ان ظاہری مقامات کا تقدس ان کو لوٹایا نہیں جاتا اور اس عرصے میں ان مقامات پر جو کچھ بھی ہو خدا غیور ہے اور مستغنی ہے۔ غیور اور مستغنی دو صفات مل کر جو جلوہ دکھاتی ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ خدا ان باتوں کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ توحید کی غیرت رکھتا ہے لیکن توحید کی غیرت رکھنے والے جب تک دنیا میں پیدا نہ ہوں اس وقت تک مقام توحید ان کی طرف واپس نہیں لوٹایا جاتا۔ پس خدا صبر کرنے والا بھی ہے۔ خدا نے اپنے سب سے مقدس گھر کو کتنا لمبا عرصہ شیطان کے ہاتھ میں رسوا ہوتے ہوئے دیکھا لیکن کوئی پرواہ نہیں

کی لیکن جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کے ساتھی پیدا ہوئے تو کس شان کے ساتھ غیر اللہ کو اٹھا کر باہر پھینک دیا اور شیطان اور اس کے ساتھیوں کا کچھ بھی وہاں باقی نہیں چھوڑا۔

یہی وہ مضمون ہے جو دوسرے بیت المقدس کے متعلق بھی اسی طرح صادق آتا ہے۔ وہ بیت المقدس جو فلسطین میں واقع ہے اور جو خانہ کعبہ کے بعد دوسرا ایسا مقام ہے جو عبادت کرنے والوں کی نگاہ میں سب سے زیادہ عزیز ہے اس کے متعلق بھی قرآن کریم کی یہی پیشگوئی ہے کہ ہم نے یہ لکھ چھوڑا ہے کہ ہم یہ گھر اپنے عبادت کرنے والوں کو واپس کریں گے۔ جب تک عباد اللہ المخلصین پیدا نہیں ہوں گے اس وقت تک خدا کو کچھ بھی پرواہ نہیں کہ یہ کن لوگوں کے ہاتھوں میں رہتا ہے تو دیکھئے ایک ہی خدا ہے۔ اس کا ایک ہی کلام یعنی قرآن کریم ہے۔ اس کی مختلف آیات مختلف مواقع پر نازل ہوتی ہیں اور بظاہر مختلف مضامین سے تعلق رکھتی ہیں لیکن بنیادی طور پر کس طرح ایک دوسرے کے ساتھ منسلک ہیں اور ایک ہی اصول پر مبنی ہیں اور ایک ہی اصول کے متعلق بنی نوع انسان کو پیغام دے رہی ہیں۔ مختلف جہتوں سے وہ پیغام آرہے ہیں مگر پیغام فی ذاتہ ایک ہی ہیں۔ عبادت کرنے والے پیدا ہوں گے تو ممکن نہیں ہے کہ غیر اللہ کا مساجد پر قبضہ رہے۔ عبادتگاہوں پر قبضہ رہے۔ اگر سچی عبادت کرنے والے نہیں ہوں گے یا خدا سے تعلق بگڑ چکے ہوں گے تو پھر خدا کی غیرت کوئی جوش نہیں دکھائیگی۔

خدا بے وفائی کرنے والا نہیں ہے اس کی طرف عالم اسلام کو توجہ کرنی چاہئے اور فکر کرنی چاہئے۔ اپنے ردعمل کا جائزہ لینا چاہیے۔ معلوم کرنا چاہیے کہ کس حد تک انہوں نے خدا کی خاطر ایسا کیا۔ کس حد تک قومی دشمنیوں اور دیرینہ عداوتوں کے نتیجہ میں ایسا کیا گیا۔ اگر خدا کے گھر کی محبت کے نتیجہ میں کوئی رد عمل دکھایا جائے اور رد عمل دکھانے والا مخلص ہو اور واقعۃً خدا کی محبت میں سرشار ہو تو خدا کی تقدیر اس کے لئے اس کی حمایت میں ضرور کھڑی ہو گی۔ ناممکن ہے کہ اسے پشت پناہی کے بغیر خالی چھوڑ دیا جائے۔ اس وقت جو نظارہ دکھائی دے رہا ہے وہ ایسا ہی ہے جیسے مسلمانوں کا کوئی یار و مددگار نہیں رہا حالانکہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ مسلمان اور غیر مسلم میں بنیادی فرق یہ ہے کہ غیروں کا کوئی مولیٰ نہیں ہے۔ لیکن مومنین کا مولیٰ ہے۔ جو خدا کے ہیں ان کا ایک والی ان کا ایک مددگار، ان کا ایک نصیر موجود ہے۔ بے سہارا لوگوں کے حالات اور ہوا کرتے ہیں۔ سہارے والوں کے اور ہوا کرتے ہیں اور وہ جن کی پشت پر خدا کھڑا ہو کیسے ممکن ہے کہ ان کے حالات بے سہاروں والے ہو جائیں۔ پس بنیادی فکر کا پیغام یہ ہے کہ کیا خدا ہماری پشت پر نہیں رہا یعنی عالم اسلام کو اس بات پر غور کرنا چاہئے اگر نہیں رہا تو کیوں نہیں رہا۔ وہ تو بے وفائی کرنے والا خدا نہیں ہے۔ یقیناً ہم نے بے وفائی کی ہے۔ پس مرض کو پکڑے بغیر جتنے چاہیں ہاتھ پاؤں ماریں۔ دنیا کے جس طبیب سے چاہیں علاج کروا بیٹھیں ہرگز آپ کو فائدہ نہیں پہنچے گا۔ مرض کہیں اور واقع ہے علاج کہیں اور ہو رہا ہے۔

رد عمل خالصۃً خدا کی خاطر نہیں ہے۔ اگر رد عمل خدا کی خاطر ہوتے تو ہندوستان میں اگر مسلمانوں کو آگ میں زندہ جلایا گیا تو پاکستان میں ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ہونا چاہئے تھا کہ کسی ہندو کو زندہ آگ میں جلایا جاتا۔ جو بد نمونے ان لوگوں نے دکھائے۔ اسلام کی تعلیم مسلمان کو اس بات کی اجازت ہی نہیں دیتی کہ وہ بد نمونے تم اپنی جگہ دکھاؤ۔ قرآن کی تعلیم بالکل واضح اور کھلی کھلی ہے اور انصاف پر مبنی ایسی عظیم الشان تعلیم ہے کہ اس کی کوئی مثال دنیا کی کسی اور کتاب میں دکھائی نہیں دیتی۔ انتقام کی اجازت ہے مگر ان لوگوں سے جن لوگوں نے وہ جرم کیا ہو۔ وہ لوگ جو اس جرم میں ملوث نہیں ہیں ان سے ظالموں کے ظلم کا انتقام لینا ایک نیا ظلم ہے۔ اسے انتقامی کارروائی نہیں کہا جاتا۔ پس اگر کوئی کسی مسلمان کو آگ میں ڈالتا ہے یا ہندو یا سکھ یا عیسائی کو آگ میں ڈالتا ہے تو اس حد تک اس سے انتقام لینا جائز ہے کہ اس ظالم کو پکڑ کر آگ میں پھینکا جائے اور اسی طرح اس کو موت کی سزا دی جائے جس طرح اس نے ایک مظلوم انسان کو ناحق موت کے منہ میں جھونکا تھا لیکن اس کی جگہ کسی اور مقام پر کسی اور معصوم کو پکڑ کر اس سے وہی سلوک کیا جائے یہ تو کسی قیمت پر کسی پہلو سے بھی جائز فعل قرار نہیں دیا جا سکتا۔ قرآن اس کی مذمت فرماتا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اسوہ حسنہ اس کی مذمت فرماتا ہے۔ کبھی حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے ایک ظالم اور خبیث کا بدلہ کسی اور معصوم سے نہیں لیا۔ پھر اسلام تو عبادت گاہوں کے تقدس کی حفاظت کرتا ہے۔ ظلم کی حد ہے کہ ایک جگہ اگر بعض مساجد جلائی گئیں تو دوسری جگہ ان کی عبادت گاہیں مسمار کر دی گئیں۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جن جگہوں پر ایک یا دو مسجدیں منہدم ہوئی تھیں یعنی ہندوستان میں جب مسلمانوں نے مندر جلانے کا رد عمل دکھایا تو بیسیوں اور مساجد اس کے نتیجہ میں منہدم کر دی گئیں۔ یہ ایک موٹی عقل سے تعلق رکھنے والی بات ہے۔ عقل کا تقاضا ہے کہ انسان صورت حال کا جائزہ لے کر ایسا انتقام نہ لے جس سے اس کے مظلوم بھائی اور مصیبتوں میں مبتلا ہو جائیں۔ جس گھر کے تقدس کی خاطر یعنی خدا کے گھر کے تقدس کی خاطر وہ کوئی اقدام کرتا ہے تو ایسی جوابی کارروائی تو نہیں ہونی چاہئے کہ اور بھی کثرت سے خدا کے گھر منہدم کروائے جائیں۔ پس یہ ایک جاہلانہ فعل ہے۔ اگر عالم اسلام یہ رد عمل دکھاتا کہ ان کو کہتا کہ تم اگر انسان نہیں ہو تو ہم تو انسان ہیں۔ تمہاری تربیت بتوں نے کی ہے (اگر کوئی بت ہیں) لیکن ہماری خدائے وحدہ لاشریک نے تربیت کی ہے۔ ہماری محمد رسول اللہ نے تربیت کی ہے۔ ہم ان بدبختیوں میں مبتلا نہیں ہو سکتے جن میں تم ہو رہے ہو۔ اگر خدا ہمیں طاقت دے تو ہم ظالم سے اس کے ظلم کا بدلہ لے سکتے ہیں مگر جاہلانہ طور پر جرم کوئی کرے اور اس کی سزا اور کو دی جائے اس کی ہمارا مذہب اجازت نہیں دیتا۔ اگر یہ اقدام کرتے اور ان کی عبادت گاہوں کی حفاظت کرتے۔ خواہ وہ کسی قسم کی عبادت گاہیں ہوں تو یقیناً اللہ کی نصرت ان کی تائید میں ظاہر ہوتی۔ آج جو مظالم ہوئے ہیں ان کا عشرِ عشیر بھی ظاہر نہ ہوتا۔

اللہ کے دین کو غیر اللہ کے دین سے مشابہ کرنے کا جرم امر واقعہ یہ ہے کہ جو ہندو انتہا پسند ہے اس نے عمداً اس نیت سے یہ شرارت کی تھی کہ سارے ملک میں اس طرح آگ لگ جائے۔ مسلمانوں کا رد عمل ہو۔ پھر ہم ہندوؤں کو اور بھڑکائیں اور وہ حالات پیدا کر دیں کہ جس طرح ہمارا دعویٰ ہے ہندوستان صرف ہندوؤں کے لئے ہے مسلمانوں کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ نعرہ لے کر ہم اس آگ کو پھیلاتے رہیں اور بھڑکاتے رہیں اور مسلمان مظلوموں کو اس میں جھونکتے رہیں۔ یہ ان کا کھلا کھلا دعویٰ تھا۔ آج بھی ہے اور جب تک خدا کی تقدیر ان کو سزا نہیں دیتی کل بھی یہی رہے گا۔ اس دعویٰ کی تائید میں باہر بعض ایسی ظالمانہ کارروائیاں کی گئی ہیں جو انتقامی کارروائیاں نہیں بلکہ ہندوستان کے نہتے مظلوم مسلمانوں پر مزید ظلم کرنے کے مترادف ہیں۔ پس ان کارروائیوں میں نہ ایمان کا نور ہے نہ عقل کی روشنی ہے۔ محض جاہلانہ کارروائیاں ہیں جنہوں نے ویسے بھی اسلام اور اسلام کی مخالفانہ طاقتوں کو ایک دوسرے کے ساتھ مبہم کر کے دکھا دیا ہے۔ اب خبروں والے کہتے ہیں کہ وہاں بمبئی میں اتنے بچے جلائے گئے اور کوئٹہ میں اتنے بچے جلائے گئے۔ ہندوستان میں اتنی مساجد منہدم کی گئیں اور پاکستان میں اتنے مندر منہدم کئے گئے۔ تعداد کا فرق رہا۔ جرم کی نوعیت میں تو کوئی فرق نہیں۔ غیر انسانی حرکتوں میں کوئی فرق نہیں رہا۔ پس وہ لوگ جنہوں نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے دین کو غیر اللہ کے دین سے اس طرح متشابہ کر کے دکھایا ہے انہوں نے بڑا بھاری ظلم کیا ہے۔ اگر وہ سچے استغفار سے کام نہ لیں اور توبہ نہ کریں تو خدا کی تائید تو درکنار ان کو یہ خوف دامن گیر ہونا چاہئے کہ خدا کی مزید پکڑ کے نیچے نہ آجائیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے پاک بندوں کی تائید کرتا ہے اور ضرور کرتا ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وعلیٰ آلہ وسلم کو عرب کے مشرکین کے مقابل پر عددی لحاظ سے اس سے کم حیثیت تھی جتنی آج ہندوستان کے مسلمانوں کو وہاں کے مشرکین کے مقابل پر حیثیت ہے۔ نسبتی لحاظ سے آپ دیکھیں۔ گنتی کے جتنے چند مسلمان مدینہ میں تھے یا چند بستیوں میں اکا دکا موجود تھے ان کے مقابل پر سارا مشرک عرب کتنی بھاری طاقت تھی۔ یہ اتنی بھاری طاقت تھی کہ حقیقت میں اس کی ایک اور سو کی بھی نسبت نہیں تھی یعنی اگر مسلمان کی ایک طاقت تھی تو اس کے مقابل پر سویا اس سے زیادہ طاقت عرب مشرکین کے پاس تھی لیکن دیکھیں خدا کی تقدیر نے نتائج کیا ظاہر کئے ہیں۔ اس ایک کو سو کے برابر طاقتور کر دیا اور ان سو کی طاقت چھین کر ایک کے برابر بھی نہ رہنے دی۔ یہ نصرت الٰہی کا ہاتھ ہے۔ یہ اگر اسلام کی تائید میں عرب میں اٹھ سکتا تھا اور چل سکتا تھا تو کیوں ہندوستان میں نہیں اٹھ سکتا اور نہیں چل سکتا۔ کون ہے جو خدا کے ہاتھ کو روک سکے۔ لیکن اپنی ادائیں ان لوگوں والی بنائیں جو محمد رسول اللہ اور ان کے ساتھی ہیں۔ ویسے دل پیدا کریں۔ ویسے حوصلے پیدا کریں ویسے دماغ پیدا کریں۔ پھر دیکھیں کہ خدا کی تائید آپ کے لئے کیسے کیسے کرشمے دکھاتی ہے۔ پس ظلم کی بات یہ ہے کہ مسلمانوں کے لئے ایک بہت اچھا موقعہ تھا جو ان کے بدنصیب راہنماؤں نے ہاتھ سے جانے دیا اور اس ابتلاء سے فائدہ اٹھانے کی بجائے امت کو مزید نقصان میں جھونک دیا ہے۔

ہندوستان میں اب مظالم کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے اس سلسلے کی باہر کے رد عمل کے نتیجہ میں تائید کی گئی ہے لیکن عرب علماء نسبتاً زیادہ ہوشمند ہیں۔ عرب حکومتیں نسبتاً زیادہ عقل رکھتی ہیں۔ گلف کے علاقے میں اور دوسرے عرب علاقوں میں بکثرت ہندو تاجر اور مزدور موجود ہیں۔ وہاں کی حکومتوں نے سختی سے اس بات کی نگرانی کی ہے کہ نہ کوئی مندر جلایا جائے نہ ان میں سے کسی کو مارا جائے اور جہاں پاکستانی ملانوں نے جوش دلانے کی کوشش کی ہے وہاں حکومت نے سختی سے ان کو پیغام دیا ہے کہ خبردار جو تم نے انگلی اٹھائی۔ ہم یہ بیہودہ حرکتیں اپنے ممالک میں نہیں ہونے دیں گے۔ یہ بھی خدا ہی جانتا ہے کہ نیتیں کیا تھیں۔ کیوں ایسا نہیں کیا گیا۔ کیا ان کو اپنے اقتصادی تعلقات پیارے تھے؟ کیا سستی مزدوری کے علاقوں سے جو تعلق قائم ہو چکا تھا اس کو خراب نہیں کرنا چاہتے تھے؟ یا کوئی اور وجہ تھی لیکن فیصلہ بہرحال عقل پر مبنی ہے۔ اگر دل پاکیزہ تھے۔ اگر اسلامی تعلیم کی خاطر ایسا کیا گیا ہے تو پھر یہ فیصلہ نہ صرف عقل کی روشنی رکھتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی روشنی بھی رکھتا ہے اور خدا کرے کہ ایسا ہو مگر پاکستان اور ہندوستان کے مسلمانوں کو یہ عقل نہیں آئی۔ یہ وہ بدنصیب قیادت ہے جس نے عالم اسلام کو مصیبت میں مبتلا کر رکھا ہے۔

ہندو حکومت اور مسلمانوں کے رد عمل میں فرق میں نے دیانت اور خیانت کا جو مضمون شروع کیا تھا اس میں بتایا تھا کہ دیکھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے سب سے زیادہ بدنصیب خیانت کرنے والا وہ قرار دیا ہے جو قوم کا امیر بنایا جائے۔ سردار مقرر کیا جائے اور پھر خیانت کرے۔ یہ اس کی مثال ہے۔ اور کتنی قبیح اور کتنی دردناک مثال ہے۔ مسلمان راہنماؤں نے اگر ہندوستان اور پاکستان میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اسوہ سے روشنی حاصل کر کے اقدام کئے ہوتے تو بالکل مختلف اقدام ہوتے اور ان اقدام کی روشنی میں اگر یہ دردناک حالات پیدا ہوتے بھی تو آگے نہ بڑھ سکتے لیکن اب یہ سلسلے آگے بڑھنے والے نظر آتے ہیں اور آگے بڑھتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ مسلمانوں پر اتنے دردناک مظالم ہو رہے ہیں کہ مجھے وہاں کی جماعتوں کے احباب کی طرف سے جو خطوط ملتے ہیں ان کو پڑھ کر پتہ چلتا ہے کہ اخبارات میں تو کچھ بھی نہیں۔ جن لوگوں نے آنکھوں دیکھا حال لکھا ہے بہت ہی دردناک حالات لکھے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ رکنے والے نہیں ہیں۔ یہ آگے بڑھیں گے اور اس میں گہری سازشیں ہیں لیکن باوجود اس کے کہ یہ لوگ مشرک ہیں' باوجود اس کے کہ فی الحقیقت اسلام سے دشمنی رکھتے ہیں اور اس کے علاوہ پاکستان سے ایک روایتی دشمنی چلی آرہی ہے جو اس مذہبی دشمنی پر مستزاد ہے لیکن پھر بھی ان کی حکومتوں کو ان کے ر اہوں کو اتنی عقل ضرور ہے کہ دنیا کو منہ دکھانے کے لئے کچھ نہ کچھ کوشش کریں۔ وہ اپنے عیوب کو اپنی غلطیوں کو اس طرح ڈھانپ کر آگے بڑھتے ہیں کہ دیکھنے والے کو بتا سکیں کہ ہاں یہ بدیاں تو ہیں لیکن ہمارے اختیار سے باہر تھیں ہم ان کی تائید میں نہیں۔ چنانچہ مبصرین نے اس وقت تک جو بیان کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اجودھیا کی مسجد کے سلسلہ میں مرکزی حکومت نے آنکھیں بند کیں اور واقعہ ہونے دیا اور یوپی کی حکومت پوری طرح اس میں ملوث تھی لیکن مرکزی حکومت نے اس کی مذمت ضرور کی ہے اور واقعہ ہونے کے معاً بعد اس حکومت کو برطرف کر دیا۔ یہ بھی کوئی مذہبی کارروائی نہیں تھی۔ کسی نیکی پر مبنی نہیں تھی مگر کم سے کم عقل پر مبنی ضرور تھی۔ انہوں نے ایک قانونی سہارا لیا کہ جس صوبے میں ہمارا براہ راست عمل دخل نہیں ہے اس میں ہونے والے واقعہ سے متعلق ہم متنبہ کرتے رہے ہیں اس صوبے کو اور بتاتے رہے ہیں کہ ایسا نہیں ہونا چاہئے اور جب ہوا تو اسی وقت ہم نے اس حکومت کو معطل کر دیا اور اسی وقت دوسری کارروائی شروع کر دی یعنی دنیا کو دکھانے کے لئے ایک معقول طرز عمل خواہ وہ گہرا تھا یا سطحی تھا ایسا ضرور پیش کیا گیا ہے جس سے دنیا کی جو رائے عامہ ہے اس پر اچھا اثر پڑ سکتا ہے۔ گو دنیا کسی حد تک یہ کہہ سکتی ہے کہ آپ نے عمداً ایسا ہونے دیا۔ آپ اس شرارت میں دراصل شریک ہیں۔ اس صوبے کی حکومت سے سیاسی انتقام لینا چاہتے تھے۔ اس سیاسی انتقام لینے کی خاطر آپ نے خود اس واقعہ سے آنکھیں بند رکھیں۔ پتہ تھا کہ ہو گا لیکن جان کر ہونے دیا۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے لیکن کچھ کوشش تو ضرور کی ہے۔ وہاں کے اخبارات نے جو تبصرے کئے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ ساری قوم میں ندامت کا ایک احساس بھی موجود ہے۔ ایک حیاء بھی ہے جس کا ذکر کیا جا رہا ہے اور بعض اخبارات نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ ایسے داغ اب ہمارے کردار پر لگ گئے ہیں۔ وہ خون جو ایودھیا میں اور باہر بہایا گیا۔ اس خون نے ہمارے کردار پر ایسے دھبے لگا دیئے ہیں جو کبھی دُھل نہیں سکتے اور وہ عمارتیں جو منہدم کی گئی ہیں ان عمارتوں نے منہدم ہو کر ہمارے قومی کردار کی تعمیر کو منہدم کر دیا ہے اور اب مشکل سے یہ تعمیر نو ہو گی۔ بڑے بڑے زبردست اور صحیح اور سچے تبصرے ان اخبارات میں آرہے ہیں اور سوائے چند ایک اخبارات کے جو انتہاء پرستوں کے ہاتھ میں ہیں اکثر ہندوستانی اخبار نے ان واقعات کے خلاف بہت سخت تبصرے کئے ہیں لیکن افسوس ہے کہ ایسے مواقع پر مسلمان راہنماؤں کو عقل نہیں آتی اور کھلے بندوں مساجد سے اعلان کئے جا رہے ہیں کہ اٹھو جہاد کا وقت آگیا۔ برباد کر دو۔ مٹا دو اور ان پر چڑھ دوڑو اور جوابی کارروائیوں کے لئے تیار ہو۔ دہلی کی مسجد میں جو امام لیکچر دیتا ہے یا دوسری مسجدوں میں دیتا ہے اس کو پھر یہ لوگ عالمی مواصلاتی ذرائع سے ساری دنیا کو دکھاتے ہیں اور یہ ظاہر کرتے ہیں کہ دونوں طرف کی بات ہے۔ صرف طاقتور اور کمزور کا جھگڑا ہے ورنہ تو کردار ایک ہے۔ نظریات ایک ہیں۔ ایک دوسرے کے معاملات میں رد عمل ایک جیسے ہی ہیں۔ ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ صرف یہ دیکھ لو کہ کوئی طاقتور ہے اور اس کا زیادہ داؤ چل گیا۔ کچھ کمزور ہیں ان کا کم داؤ چلا ہے۔ پاکستان میں کم مندر تھے اس لئے کم جلائے گئے۔ کم ہندو تھے اس لئے کم زندہ آگ میں پھینکے گئے۔ ہندوستان میں چونکہ یہ تعداد بہت زیادہ ہے اس لئے زیادہ تعداد میں یہ سب کچھ ظاہر ہوا لیکن افسوس کہ پاکستان کے اخبارات کو اس شدت کے ساتھ اور اس جلی قلم کے ساتھ ان خوفناک مظالم کی جو پاکستان میں بھی ہندوؤں پر توڑے گئے مذمت کرنے کی ان کو توفیق نہیں ملی۔ بڑی شدت سے رد عمل ہونا چاہئے تھا۔ مسلمان راہنماؤں کو اٹھ کھڑے ہونا چاہئے تھا اور کہنا چاہئے تھا کہ تم نے عالم اسلام کے وقار کو ٹھیس پہنچائی ہے۔ تم نے قرآن کی عزت پر ہاتھ ڈالا ہے۔ محمد رسولؐ اللہ کے اسوہ کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہم اپنے ملک میں ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ اگر ایسا ہوتا تو آج دنیا میں اسلام کا تأثر بالکل اور رنگ کا ہوتا اور اسلام دشمن طاقتوں کا تأثر بالکل اور رنگ کا ہوتا لیکن اب سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح اپنے کردار کو گندا کر دیا ہے اور یہ سب نحوست دراصل اسی بات کی ہے کہ راہنماؤں میں نہ عقل کی روشنی ہے نہ تقویٰ کی روشنی ہے اور وہ اپنی قوم سے خیانت

کر رہے ہیں۔ غلط مشورے دیتے ہیں۔ غلط راہنمائی کرتے ہیں اور جب کوئی مسئلہ ایسا پیدا ہوتا ہے کہ جب قوم کو صحیح راہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے تو غلط رستے پر ڈال دیتے ہیں۔ مسلمان پے در پے ٹھوکر کھا رہا ہے۔ اگر یہ بات غلط ہو اور وہ سچے مشورے دے رہے ہوں اور صحیح سمت پر قوم کو ڈال رہے ہوں تو جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تائید آسمان سے ظاہر نہ ہو۔ پس جب تم غیروں کی طرح ہو جاؤ گے تو خدا کو کیا ضرورت ہے کہ تمہاری تائید میں اعجاز دکھائے۔ آسمان سے معجزے نازل ہوں۔ یہ تو ان لوگوں کے لئے ہوتے ہیں جو اپنے کردار میں اعجاز دکھایا کرتے ہیں۔ خارق عادت تعلق اللہ سے باندھا کرتے ہیں۔ قرآن کریم نے دیکھیں کیسا پیارا اور ہمیشہ کی سچائی کا یہ مضمون بیان فرمایا (-) کہ سنو! خدا کبھی کسی قوم کی حالت کو تبدیل نہیں کیا کرتا جب تک وہ قوم پہلے خود اپنی حالت تبدیل نہ کر لے۔

کردار بدلنے سے اللہ کی رحمت کا اسلوب بدل جاتا ہے

اس مضمون کا زیادہ تعلق نعمت اور نعمت کے جاتے رہنے سے ہے کیونکہ ایک اور آیت میں اسی مضمون کو اس طرح تفصیل سے بیان فرمایا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندوں کو جو نعمتیں عطا کر دی ہیں۔ ہدایت کا نور بخشا اس نور کے نتیجہ میں ان کے ذہن بھی روشن ہو گئے۔ ان کے قلوب بھی روشن ہو گئے۔ ان کا ماحول اللہ تعالیٰ کے نور کی رحمت اور برکت سے روشنی کے ہر پہلو میں ترقی کرتا گیا یعنی دنیاوی پہلو سے بھی وہ روشن کئے گئے اور دینی پہلو سے بھی روشن کئے گئے۔ اور روحانی پہلو سے بھی روشن کئے گئے۔ یہ وہ نعمت ہے جو آسمان سے نازل ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب تک اس نعمت کے قدر دان لوگ رہتے ہیں اس وقت تک خدا کبھی اس نعمت کو واپس نہیں کھینچتا اور ان عزتوں کو ذلتوں میں تبدیل نہیں کیا کرتا۔ ہاں جب قوم اپنے کردار بدلتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی اپنا اسلوب بدل لیتی ہے۔ ان سے اپنے تعلق کاٹ لیتی ہے۔ ان سے اور قسم کے معاملات شروع کرتی ہے۔ پس یہ خدا تعالیٰ کی وہ تنبیہہ ہے جس کو پیش نظر رکھ کر آج بھی مسلمانوں کو اپنے حالات پر غور کرنا چاہئے۔ جب تک وہ سچے عبادت کرنے والے نہ بنیں گے۔ جب تک خدا کے گھروں سے ان کا تعلق حقیقی اور اخلاص کا نہیں ہو گا۔ جب تک وہ (دین کے لئے مخلص) بن کر نہیں دکھائیں گے اللہ کی تائید ان کے لئے ظاہر نہیں ہو گی۔ میں نے جیسا کہ بیان کیا تھا دیکھنا یہ ہے کہ رد عمل سیاسی ہے یا مذہبی ہے۔ اس مضمون پر غور کرتے ہوئے جب میں نے پاکستان میں جماعت احمدیہ کے حالات پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ عبادت کی غیرت تو محض نام کے قصے ہیں۔ ان کا حقیقت سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔ خدا کے گھر کی محبت کے نتیجہ میں یہ رد عمل نہیں دکھایا جا رہا۔ یہ محض سیاسی اور قومی دشمنیوں کے نتیجہ میں ہے اس پہلو سے عالم اسلام کو اکٹھا ہو کر یقیناً قومی غیرت کے تقاضے بھی پورے کرنے چاہئیں لیکن اس کو اسلام اور دین کے ساتھ گڈمڈ کر کے باہم اختلاط کر کے نہیں دکھانا چاہئے۔ اگر اعلیٰ درجہ کا تقویٰ نہیں تو کم سے کم سیدھی سادی سچی بات کرنے کی عادت ڈالو۔ مسجدوں کی محبت کے نتیجہ میں ایسا نہیں ہوا کیونکہ یہی مسلمان ایک دوسرے کی مسجدیں بھی جلاتے ہیں۔ ان کو منہدم کرتے ہیں۔ شیعوں کے مقدس مقامات برباد کئے جاتے ہیں اور جلائے جاتے ہیں۔ سنیوں کے جلائے جاتے ہیں۔ پاکستان میں لاہور میں بھی ایسے واقعات ہوئے۔ پشاور میں بھی ایسے واقعات ہوئے۔ کراچی میں ایسے واقعات ہوئے۔ سندھ میں بکثرت ایسے واقعات بار بار ہوتے رہے۔ یہ کوئی آج اور کل کی بات نہیں۔ تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ جب مسلمانوں نے ایک دوسرے مسلمان فرقے کے خلاف اپنی طرف سے علم جہاد بلند کیا اور ان کے راہنماؤں نے ان بیچارے سادہ لوح مسلمانوں کو یہ تعلیم دی کہ یہ مساجد ضرار مساجد ہیں۔ یہ خدا کی نہیں ہیں بلکہ غیر اللہ کی مساجد ہیں انہوں کو منہدم کر دو۔ خدا اس سے تم سے خوش ہو گا۔ پس اگر خدا کے نام پر خدا کے گھروں کو برباد کرنے کی تعلیم کو قوم برداشت کر لے اور یہ عادت اس کی تاریخ کا حصہ بن چکی ہو تو پھر

جب غیر ایسی حرکت کریں تو اس کو کس منہ سے تم طعنہ دے سکتے ہو۔ اس کو کس منہ سے کہہ سکتے ہو کہ تم بڑا ظلم کر رہے ہو کہ اللہ کی عبادت کرنے والے گھروں پر تم نے ظلم کا ہاتھ اٹھایا ہے اور عبادت کرنے والے گھروں کو منہدم کیا ہے۔

جماعت احمدیہ کی بیوت الذکر کا انہدام

جماعت احمدیہ کی حالیہ تاریخ میں سے چند حقائق میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں اس سے آپ کو اندازہ ہو جائے گا کہ جہاں تک خدا کے گھر کی عزت و احترام کا تعلق ہے کس حد تک وہ عزت آج پاکستان کے علماء کے ذہن پر روشن ہے یا ان کے دلوں میں جاگزین ہے یا ان کے رُخ معین کرتی ہے خدا کی خاطر اگر مسجدوں سے محبت ہو تو رُخ ایک ہی معین ہو گا یعنی وہ رخ جو قبلے کا رُخ ہے۔ جو خدا کی طرف لے کر جاتا ہے۔ خدا کی تعلیم پر مبنی ہے۔ ایک ہی طرح کے رد عمل ظاہر ہوں گے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ محبت خدا کی ہو اور آپس کی دشمنیوں کے نتیجہ میں خدا کے گھر کی بربادی کے رد عمل مختلف ہو جائیں۔ خدا قدر مشترک ہے۔ وہ ہم سب کا خالق و مالک ہے۔ جب اس کے گھر کی عزت پر ہاتھ ڈالا جائے تو اس سے محبت کرنے والے کا رد عمل لازماً ایک ہو گا۔ خواہ وہ کسی فرقے سے تعلق رکھنے والی مسجد ہو یا خدا کا گھر ہو۔ اس پہلو سے جب ہم دیکھتے ہیں تو آئیے میں آپ کو شکوے کے طور پر نہیں سمجھانے کی خاطر بتاتا ہوں کہ دیکھو کل تک تم جو حرکتیں کیا کرتے تھے آج اللہ کی تقدیر نے تمہیں آئینہ دکھایا ہے۔ اور تمہیں بتایا ہے کہ خدا کے حضور یہ حرکتیں پسندیدہ نہیں ہیں اور پکڑ کے بغیر نہیں چھوڑی جائیں گی۔ تقویٰ سے کام لو۔ خدا کی انگلی کے اشاروں کو دیکھو اور سمجھو۔ پاکستان میں جو احمدی (بیوت الذکر) (منہدم) کی گئی ہیں ان میں سے ایک احمدیہ (بیت الذکر) راہوالی ‘ایک باگڑھ سرگانہ ‘ایک مردان ‘ایک گلارچی ‘ایک علی پور چٹھہ ‘ایک مری ‘ایک بچیانہ ‘ایک ننکانہ صاحب ‘ایک چک 163/MB تحصیل و ضلع وہاڑی ‘ایک چک گ ب/563 ہے۔ مختلف وقتوں میں یہ (بیوت الذکر) منہدم کی گئیں اور بعض جگہ ایسا ہوا کہ اس کا ملبہ بھی لوگ اٹھا کر لے بھاگے (بیت الذکر) مردان جب منہدم کی گئی ہے تو سارے دن کی کارروائی تھی۔ بہت بڑی مضبوط (بیت الذکر) تھی۔ اسے پلید کہہ کر (منہدم) کروایا گیا اور ساری پلید چیزیں چور لے کر بھاگ گئے۔ بنگلہ دیش میں راجشاہی کی (بیت الذکر) جب منہدم کی گئی تو اسی طرح کی گئی۔ پلید پلید کہہ کہ اس کو (منہدم) کر دیا گیا اور ساری پلید چیزیں اپنے گھروں کی عمارتوں کی زینت بنا دی گئیں۔ پس سوال یہ ہے کہ یہ واقعہ ہوتے میں کتنی دیر لگی تھی۔ کیا اس وقت پاکستان میں کوئی حکومت موجود نہیں تھی۔ کیا ان علماء کو جنہوں نے ان (بیوت الذکر) کو (منہدم) کرنے کی تعلیم دی تھی ان کو علم نہیں تھا کہ یہ خدا کی عبادت کے گھر ہیں اور خدا کی عبادت کے لئے لوگ یہاں اکٹھے ہوتے ہیں۔ کیا یہ (بیوت الذکر) نہیں تھیں جانتے ہیں کہ (بیوت الذکر) تھیں کیونکہ دوسرے کوائف سے ثابت ہے کہ احمدیوں کی بکثرت (بیوت الذکر) چھین لی گئیں اور ان میں اب غیر احمدی علماء نمازیں پڑھاتے اور غیر احمدی نمازیں پڑھنے والے نمازیں پڑھتے ہیں۔ اگر وہ (بیوت الذکر) نہیں تھیں تو مندروں میں تو عبادت کرنے کا ان کو کوئی حق نہیں ہے۔ کثرت سے ایسی (بیوت الذکر) ہیں جن پر قبضہ کر لیا گیا اور وہاں باقاعدہ ان کو اپنایا گیا۔ قبلہ بھی وہی ہے کیونکہ پہلے بھی وہی قبلہ تھا۔ وہی گنبد ہیں جو پہلے تھے۔ وہی مینار ہیں جن میناروں سے پہلے (-) دی جاتی تھیں۔ کوئی بھی فرق نہیں۔ گویا کہ ان کا فعل اقرار کر رہا ہے اور کھلم کھلا اقرار کر رہا ہے کہ احمدیوں کی (بیوت الذکر) بھی (وہی) ہیں۔ خواہ منہ سے ہم ان کا جو مرضی نام رکھ دیں اور ان (بیوت الذکر) میں نماز نہ صرف جائز بلکہ خدا تعالیٰ نے گویا ہمارے لئے یہ حق مقرر کر دیا ہے کہ ان (بیوت الذکر) کو اپنائیں چھینیں اور ان پر قبضہ کر کے ان میں خدا کی عبادت کیا کریں۔ یہ کسی کو خیال نہیں آیا کہ چوری کے مال پر کیسے عبادت ہو سکتی ہے۔ ڈاکے کے مال پر کیسے

عبادت ہو سکتی ہے لیکن یہ تو الگ باتیں ہیں۔ میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ دس (بیوت الذکر) اس وقت میرے علم میں ہیں جن کے نام میں نے پڑھ کر سنائے ہیں ان کو منہدم کیا گیا اور ان میں سے بعض ایسی ہیں جن میں چوبیس چوبیس گھنٹے تک کارروائی جاری رہی ہے اور کوئی حکومت وہاں دکھائی نہیں دیتی تھی۔ اگر دکھائی دیتی تھی تو (بیوت الذکر) مسمار کرنے والوں کی تائید میں دکھائی دیتی تھیں۔ چنانچہ ہمارے پاس تصویریں ہیں۔ مردان کی (بیت الذکر) (منہدم) ہو رہی ہے لوگ چوری کا مال اٹھا اٹھا کر لے جا رہے ہیں اور پولیس ساتھ کھڑی حفاظت کر رہی ہے کہ کہیں کوئی آ کر ان پر حملہ آور نہ ہو جائے حالانکہ جو نمازی تھے ان ساروں کو قید کر لیا گیا تھا۔ بچوں کو بھی بڑوں کو بھی سب کو اکٹھا سمیٹ سمٹا کر ٹرکوں میں بھر کے حوالات میں بھیجا جا چکا تھا اور جب تک (انہدام) کی یہ کارروائی مکمل نہیں ہوئی ان کو چھوڑا نہیں گیا۔ اتنے احتیاط کے ساتھ یہ سارے کام ہوئے اور آج پاکستان کے اخبار یہ لکھ رہے ہیں کہ اجودھیا میں جو واقعہ گزرا یہ اچانک تو نہیں ہو گیا۔ حکومت اس وقت کہاں تھی۔ جو مسجد منہدم کی گئی ہے یہ کوئی ایک گھنٹے آدھے گھنٹے کی کارروائی تو نہیں تھی۔ اس پر تو پورا دن لگ گیا ہو گا یا دو دن لگ گئے ہوں گے۔ کیا ہندوستان میں اس وقت کوئی حکومت نہیں تھی اور پھر اخبارات نے یہ لکھا ہے کہ حکومت تو تھی لیکن لوٹنے والوں اور منہدم کرنے والوں کی تائید میں کھڑی تھی۔ پولیس ان کے ساتھ شامل تھی۔ فوج ان کے ساتھ شامل تھی اور ان سب کی مل کر یہ کارروائی ہوئی ہے۔ اس لئے ہر عبادت کرنے والے کے لئے ایک چیلنج ہے۔ خدائے واحد و یگانہ کی وحدانیت پر ڈاکے مارے جا رہے ہیں۔ اٹھ کھڑے ہو اور اپنے انتقام لو۔ اگر خدا کی محبت اور اس کی وحدانیت کی محبت کے یہ تقاضے تھے تو کل ان تقاضوں کو کیوں موت آ گئی تھی۔ اگر کل یہ تقاضے مر چکے ہیں تو آج بھی زندہ نہیں ہوئے اور ان مردہ تقاضوں کی خدا کی تقدیر کو کچھ بھی پرواہ نہیں۔ جب تم خدا کے گھر کا تقدس لوٹنے والوں سے ایک جگہ تم محبت اور پیار کا سلوک کرتے ہو ان کو اپنی تائید مہیا کرتے ہو۔ ان کی پشت پناہی کرتے ہو تو کل جب تمہارے ساتھ یہ ہو گا تو کس طرح خدا سے توقع رکھتے ہو کہ خدا کی تقدیر تمہاری پشت پر آ کھڑی ہو گی۔ یہ تقدیریں وہی ہیں جو ہمیشہ سے اسی طرح چلی آ رہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود (-) نے بار بار متنبہ کیا کہ دیکھو تم جو حرکتیں کر رہے ہو یہ ضائع نہیں جائیں گی خدا کی تقدیر ضرور تمہیں پکڑے گی۔-

قرض ہے واپس ملے گا تم کو یہ سارا ادھار

تم اپنی مستقبل کی تقدیر بنا رہے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ آج کا خائن عالم ہے جو کل کے مسلمانوں کی بربادی کا ذمہ دار ہے اور کل کا خائن عالم تھا جو آج کے مسلمانوں کی بربادی کا ذمہ دار ہے۔ اس خائن کو پکڑو۔ اس سے حساب لو۔ اگر تم اس خائن سے حساب لوگے تو خدا تعالیٰ کی تقدیر تمہاری تائید میں اٹھ کھڑی ہو گی اور تمہارے مخالفوں سے حساب لیا جائے گا ورنہ تم تو خود حساب دینے کے مقام پر آ کھڑے ہوئے ہو۔ ایک واقعہ نہیں دو واقعہ نہیں۔ بار بار (بیوت الذکر) کی بے حرمتی کی گئی۔ ان کو ظلموں کا نشانہ بنایا گیا۔ عبادت کرنے والوں کو رستوں میں گھسیٹا گیا۔ ان کو مارا گیا۔ ان کو اس بات کی سزا دی گئی کہ کیوں تم خدا کی عبادت کر رہے تھے اور اب جب یہ سب کچھ ہو رہا ہے تو اچانک غیرت دینی اٹھ کھڑی ہوئی ہے اور ساری دنیا میں شور برپا کر دیا گیا ہے کہ ہم مسجدوں کی بے حرمتی برداشت نہیں کر سکتے۔ اپنے ہاتھوں سے کرتے رہے ہو اور کرتے ہو۔ کیا اس کا یہ نتیجہ نکالا جائے گا کہ خدا تعالیٰ نے یہ فرمان جاری فرما دیا ہے کہ میری عبادت گاہوں کی بے حرمتی کا حق صرف مسلمانوں کو ہے۔ ساری دنیا میں ان کو کھلی چھٹی ہے جب چاہیں میری عبادت کے گھر کو مسمار کر دیں۔ برباد کریں۔ قرآن کریم کو جلائیں۔ گلیوں میں پھینکیں کسی اسلامی حکومت کا حق نہیں ہے کہ اس پر ان کو سرزنش کرے لیکن ہاں غیروں کو حق نہیں ہے کہ وہ خدا کا کوئی معبد تباہ کریں وہ جب کریں گے تو تمہیں جوابی کارروائی کا حق ہے تم کرو گے تو تمہاری اپنی چیز ہے۔ کیوں نہ کرو۔ خدا کا گھر اور کس کا ہے۔ تمہارا ہی تو ہے جو چاہو اس پر کر گزرو جیسے کہا گیا ہے کہ۔

تو مشقِ ناز کر خونِ دو عالم میری گردن پر

گویا خدا ان کو یہ کہتا ہے کہ میرے تقدس کو برباد کرتے رہو۔ اس کا خون میں اپنی گردن پر لیتا ہوں۔ میں تمہیں کہتا ہوں کہ جاؤ اٹھو اور جو مرضی کرو۔ تم مالک ہو۔ تمہاری چیز ہے جو چاہو کرتے پھرو۔ ہاں غیروں کو نہ کرنے دینا۔ غیر کریں گے تو پھر غیرت دکھانا۔ یہ اسلامی تعلیم ہے؟ یہ اللہ کی محبت پر مبنی تعلیم ہے؟ ہو ہی نہیں سکتا۔ جاہلانہ باتیں ہیں اور ان جاہلانہ باتوں کو تم نے برداشت کیا ہے اور قبول کیا ہے اور اپنا لیا ہے اپنی سنّت کا حصہ بنا لیا ہے۔ بنگلہ دیش میں ایک انگلی نہیں اٹھی جس نے ان بدکرداروں اور ظالموں کو روکنے کی کوشش کی ہو۔ پاکستان میں ایک انگلی نہیں اٹھی جس نے اتنی (بیوت الذکر) (کے انہدام) کے وقت ان ظالموں اور بدکرداروں کو روکنے کی کوشش کی ہو لیکن بنگلہ دیش میں ایک شرافت ضرور ہے کہ بنگلہ دیش کے اخباروں اور دانشوروں اور سیاستدانوں نے ان واقعات کی مذمت ضرور کی ہے۔ آگے بڑھ کر روکنے کی توفیق نہیں تھی تو مذمت تو ضرور کر دی گویا ایمان کے ادنیٰ تقاضے تو ضرور پورے کر دیئے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ تصویر کھینچی ہے کہ اعلیٰ ایمان تو یہ ہے کہ آگے بڑھو اور بدی کو روک دو۔ اگر ہاتھ سے نہیں روک سکتے تو کم سے کم زبان سے روکو۔ اگر زبان سے نہیں روک سکتے تو بُرا تو مناؤ۔ پاکستان میں کتنے ہیں جنہوں نے زبان سے روکا ہو۔ جنہوں نے آواز اٹھائی ہو۔ اب کہیں کہیں یہ آواز اٹھنے لگی ہے مگر اس سے پہلے تو مکمل خاموشی تھی۔ پس یہ بھی تو باتیں ہیں کہ جن کی طرف دھیان جاتا ہے اور اس وجہ سے میں ان حقائق کو جو بہت تلخ ہیں آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ کہ حقیقت میں مسلمانوں کی اس بدقسمتی کے دور کا علاج یہ ہے کہ مسلمان راہنماؤں کو ان غلطیوں کی طرف متوجہ کیا جائے اور مشورہ دیا جائے کہ بیماری یہاں واقع ہے اس بیماری کو دور کرنے کی طرف توجہ دو۔ پھر خدا کا فضل ضرور نازل ہو گا۔ وہ مساجد جو ہندوستان میں منہدم کی گئی ہیں وہ ظلم ہمارے دل پر اس سے زیادہ گراں گزر رہے ہیں جو تمہارے دلوں پر گزرتے ہیں کیونکہ ہمیں خدا کی عبادت سے محبت ہے۔ عبادت گاہوں سے تعلق ہے دنیا میں کہیں بھی کوئی عبادت گاہ مسمار کی جائے گی تو احمدی کے دل پر اس کا ملبہ اس طرح گرے گا جس طرح اس کے دل پر چوٹ لگانے کی خاطر ایک ایک اینٹ اوپر گر رہی ہو لیکن تمہیں تو عادت ہے۔ تمہیں تو اس بات کا ایک تجربہ ہے کہ کس طرح گھر برباد کئے جاتے ہیں تمہیں کیوں تکلیف ہو رہی ہے۔ پس احمدی کو تکلیف ہے تکلیف کی وجہ سے میں یہ بات بیان کر رہا ہوں۔ میں جانتا ہوں اس کے سواحل ہی کوئی نہیں۔ اگر تم باز نہیں آؤ گے۔ اپنی اصلاح نہیں کرو گے اور خدا کے تعلق کی بناء پر اپنی سوچ کی 'اپنی قدروں کی اصلاح نہیں کرو گے۔ اگر اپنے قبلے درست نہیں کرو گے تو اسی طرح بھٹکتے رہو گے۔ اسی طرح ظلم کا شکار رہو گے۔ تقویٰ سے کام لو اور تقویٰ کی حکومت کو قائم کرو۔ آج سارے پاکستان کے اخبار ہندوستان کو طعنہ دے رہے ہیں کہ کیا ہوئی تمہاری سیکولر حکومت۔ کیا ہوا تمہارا سیکولر فلسفہ۔ اس ملبے کے ڈھیر کے نیچے تمہارا سیکولرازم بھی دب کر مر گیا لیکن کل جو احمدی (بیوت الذکر) مسمار ہو رہی تھیں تو ان کے ملبے کے نیچے کیا چیز دب کر مری تھی۔ کبھی تم نے سوچا ہے؟ وہ اسلام جس کا تم دعویٰ کر رہے تھے وہ فرضی اسلام ان ملبوں کے ڈھیر کی نظر ہو گیا تھا۔ وہ اعلیٰ قدریں جن کا تم دعویٰ کرتے ہو وہ سب قدریں ان ڈھیروں کے نیچے دم توڑ گئی تھیں۔ پس بیماری کو پکڑو اور اس کی فکر کرو کہ کہاں واقع ہے اور کیوں واقع ہے اس کا علاج تبھی ہو گا جب تم بیماری سمجھو گے اور اس کا ایک ہی علاج ہے کہ تقویٰ سے کام لو۔ خدا کی محبت سے کام لو وہ لوگ جو خدا کی عبادت

کرتے ہیں جس طرح بھی کرتے ہیں ان کی راہ میں روک نہ بنو کیونکہ اگر روک بنو گے تو اللہ تعالیٰ کی تقدیر تمہاری ہر ترقی کی راہ میں حائل ہو کر کھڑی ہو جائے گی۔ کسی میدان میں تمہیں آگے نہیں بڑھنے دے گی۔ یہی علاج ہے یہی ایک طریق ہے ہم بھی دعا کر رہے ہیں اور دن بدن ہمارے دل زیادہ اداس اور غمگین ہوتے چلے جاتے ہیں۔ جماعت اس وقت بہت تکلیف میں ہے۔ ساری دنیا سے جماعت کے جو خط مل رہے ہیں ان میں نہایت بے بسی کا عالم ہے عجیب مصیبت ہے کہ دونوں طرف کے دکھ ہمیں سہنے پڑ رہے ہیں۔ جب ہم پر مظالم ہوتے ہیں تو وہ بھی ہمارے دل پر ٹوٹتے ہیں۔ ہمارے ظلم کرنے والے بھائیوں پر جب مظالم ہوتے ہیں تو وہ بھی ہمارے دل پر ٹوٹتے ہیں بلکہ امر واقعہ تو یہ ہے کہ سچا(-) وہی ہے جو رحمت للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا غلام ہے جو صرف مسلمان کے دکھ سے دکھی نہیں ہوا کرتے تھے ایک یہودی کے دکھ سے بھی دکھی ہو جایا کرتے تھے۔ ایک عیسائی کے دکھ سے بھی دکھی ہو جایا کرتے تھے۔ ایک مشرک کا دکھ بھی محمد رسول اللہ کے دل کو تکلیف دیا کرتا تھا اس رحمتہ للعالمین سے اپنا تعلق باندھو۔ اسی میں تمہاری نجات ہے اور اسی کے ساتھ اسلام کی تمام ترقی کے راز وابستہ ہیں۔ ان رازوں کو سمجھو۔ اس پیغام کو سمجھو۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ہر میدان میں ترقی عطا فرماتا چلا جائے گا۔ خدا کرے کہ جلد اہلِ اسلام کو ہوش آئے۔ ہم تو مسیح موعود کے الفاظ میں یہ باتیں کہتے کہتے تھک گئے ہیں۔ کوئی اثر نہیں دکھاتیں۔ شاید خدا کے حضور ہماری دعائیں کام کر جائیں شاید خدا کی تقدیر کبھی ان کو ایسا جھٹکا دے جس سے آنکھیں کھلیں اور اس جھٹکے کے نتیجہ میں خوابیدگی کی حالت تبدیل ہو اور آنکھیں کھول کر یہ گردو پیش میں ہونے والے واقعات کو دیکھ سکیں اور سمجھ سکیں اور ان پیغامات سے استفادہ کی توفیق پائیں۔

فقہ احمدیہ کی نظرثانی

○ فقہ احمدیہ کی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ جو عبادات اور نکاح و طلاق اور وراثت کے مسائل پر مشتمل ہیں۔ بعض احباب کے توجہ دلانے پر حضرت امام جماعت احمدیہ نے ان پر نظرثانی کا ارشاد فرمایا ہے۔

علماء سلسلہ' پرسنل لاء پر عبور رکھنے والے جماعت کے وکلاء و دیگر اہلِ علم حضرات سے التماس ہے کہ ہر دو جلد فقہ احمدیہ کا مطالعہ کر کے ان میں جو حصہ قابل اصلاح خیال فرمائیں اس کی نشاندھی فرمائیں۔ لیکن محض اپنا ذاتی تبصرہ دے دینا کافی نہ ہو گا بلکہ اپنی رائے کی تائید میں شرعی دلائل بھی مکمل تحریر فرمائیں۔

امید کی جاتی ہے کہ احباب کرام ایک ماہ کے اندر اپنے تبصرے دفتر ناظم دار الافتاء ربوہ میں بھجوا دیں گے۔

(ناظم دار الافتاء)

فوری ضرورت لیڈی ٹیچر

○ ہمیں اپنے ادارے نصرت جہاں اکیڈمی (رجسٹرڈ) ربوہ کے جونیئر سیکشن کے لئے Maths کی ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ ایم ایس سی (میتھ) / بی ایس سی (میتھ) کم از کم تعلیمی قابلیت ہو۔ وہ خواتین جو خدمت کا جذبہ رکھتی ہوں۔ اپنی درخواستیں مکمل کوائف کے ساتھ فوری دفتر نظارت تعلیم میں خاکسار کو پہنچا دیں (چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن رجسٹرڈ ربوہ)

ہر گھر میں ڈش انٹینا پہنچانے کا
عزم
۱۲ فٹ ہیوی ڈش بہترین سٹینڈ کے ساتھ ۶۰۰۰ روپے
۱۲' مکمل ڈش انٹینا ڈی سیٹ کے ساتھ ۱۳۰۰۰ روپے
۱۲' مکمل ڈش انٹینا لوکل ریسیور کے ساتھ ۱۰۰۰۰ روپے
۱۰' مکمل ڈش انٹینا ڈی سیٹ کے ساتھ ۱۱۰۰۰ روپے
۱۰' مکمل ڈش انٹینا لوکل ریسیور کے ساتھ ۸۰۰۰/- روپے
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی
فون: ۳۰۸۰۶ فیصل آباد

پاک گولڈ سمتھ اقصیٰ روڈ
طارق مارکیٹ
ربوہ
عبد المنان ناصر ولد ملک عبد السلام صاحب فون: ۵۵۰ ۶۴۳

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ خاکسار کے ماموں محترم مولانا صالح محمد صاحب سابق مشنری غانا کچھ عرصہ سے فالج سے بیمار ہیں گذشتہ دو تین روز سے ان کی طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس تشویش کو دور کرے اور مکرم مولانا صاحب کو صحت عطا کرے۔ آمین۔

نسیم سیفی

○ محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد رقم فرماتے ہیں۔

میری اہلیہ سیدہ صالحہ بانو صاحبہ مختلف عوارض میں مبتلا اور صاحبِ فراش ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

○ BCCI-FAST انسٹی ٹیوٹ آف کمپیوٹر سائنس لاہور۔ پاکستان میں کمپیوٹر سائنس کا مستند ترین ادارہ ہے۔ جو پنجاب یونیورسٹی سے الحاق شدہ ہے اور اس کی ڈگری پوری دنیا میں مانی جاتی ہے۔ سال ۱۹۹۴ء کے لئے بیچلر آف کمپیوٹر سائنس

Bechlor of computer science

کے داخلے شروع ہو چکے ہیں۔ جو احمدیہ طلباء و طالبات کمپیوٹر سائنس میں دلچسپی رکھتے ہیں وہ داخلہ فارم اور پراسپکٹس مندرجہ ذیل پتہ پر حاصل کر سکتے ہیں۔

BCCI - FAST Institute of Computer Science
852-B, Faisal Town, Lahore.

مزید تفصیلات کے لئے مورخہ ۲۶۔ نومبر ۱۹۹۳ء کے "نوائے وقت" اور "The Nation" ملاحظہ فرماویں۔

(نظارت تعلیم)

موصیانِ کرام

○ ترکہ سے مراد وہ تمام جائیداد یا نقدی یا اثاثے ہیں جو بوقت وفات موصی کی ملکیت ہوں اور جو عرف عام میں ترکہ شمار ہوتے ہوں اور جو مجلس کارپرداز کے کسی ضابطہ کے تحت مستثنیٰ قرار نہ دیئے گئے ہوں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان اعوان
خواتین
خداوند کریم کی رحمت سے 80 اسی سال سے زیادہ

اولاد سے محرومی ○ اولاد نرینہ کی خواہش ○ اولاد کا پیدا ہو کر فوت ہو جانا
اٹھرا ○ لیکوریا ○ ایام کی بے قاعدگی
بچوں کا سوکھا ○ گرمی ○ گیس ○ شوگر وغیرہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
218534-219065

خبریں

ربوہ : ۱۲-جنوری-رات تیسرے پہر سے بارش جاری ہے۔
درجہ حرارت کم از کم ۹ درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ ۱۹ درجے سنٹی گریڈ

○ بھارت نے دعویٰ کیا ہے کہ متنازعہ ریاست جموں و کشمیر میں کنٹرول لائن پر جموں کے قریب پاکستان اور بھارتی فوجیوں میں جھڑپ پیر کی رات کو شروع ہوئی جو منگل کو دیر تک جاری رہی دونوں جانب سے توپوں اور بندوقوں کا استعمال کیا گیا جھڑپ کے نتیجے میں بھارتی بیان کے مطابق بھارت کے ۳ فوجی اور پاکستان کے ۹ فوجی زخمی ہوئے۔ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ بھارت کے اس دعوے کی تردید یا تصدیق پاکستان نے نہیں کی۔ کیرن سیکٹر میں بھارتی فوج نے بگنا کے مقام پر سڑک سے مارٹر گنوں کے گولے فائر کئے۔ زیادہ تر گولے دریائے نیلم میں گرتے رہے۔ لیپا سیکٹر میں بھی بھارتی فوج نے بھاری اسلحہ سے فائرنگ کی۔

○ وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو اور ترکی کی وزیر اعظم مادام تانسو چیلر مشترکہ طور پر ۲- فروری کو بوسنیا کا دورہ کریں گی۔ بوسنیا کے وزیر اعظم مسٹر حارث سلاجک نے اس دورے کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ یہ دورہ ہمارے لئے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس سے بوسنیا کے عوام کی منصفانہ جدوجہد کو خوشگوار تقویت ملے گی۔

○ الذوالفقار کے ایک گرفتار شدہ کارکن نے کراچی کے ایک مجسٹریٹ کے سامنے بیان دیتے ہوئے کہا کہ بھارتی خفیہ تنظیم "را" کے یو۔پی میں واقع فوجی کیمپ میں الذوالفقار کے کارکنوں کو گوریلا لڑائی کی تربیت دی جاتی ہے۔ دہلی میں تنظیم کے مرکزی دفتر میں مرتضیٰ بھٹو نے مجھ سے قرآن پر وفاداری کا حلف لیا۔

○ راولپنڈی اور سنگھوری میں ۱۱- افراد کو قتل کرنے والا ملزم ظفر اقبال واردات کا ایک دن گذرنے کے بعد بھی پکڑا نہیں گیا۔ علاقے میں سخت خوف و ہراس پھیلا ہوا ہے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ امریکہ کو پاکستان کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے چاہئیں۔ صومالیہ میں اقوام متحدہ کی مدد کرکے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ پاکستان اقوام متحدہ کی قراردادوں کی حمایت کرتا ہے۔ عالمی ادارہ کو چاہئے کہ وہ جموں و کشمیر کے بارے میں قراردادوں پر بھی ایسا ہی رویہ اختیار کرے۔ انہوں نے کہا کہ ہم صومالیہ میں اپنی فوجوں کی مدت میں توسیع کرنا چاہتے ہیں مگر ہمیں پاکستانی فوجیوں کی سلامتی کی یقین دہانی چاہئے۔

○ سندھ کی حکومت دیوالیہ ہو گئی ہے۔ ترقیاتی کام رک گئے ہیں۔ حکومت ۲۳- ارب روپے کی مقروض ہے جس پر اسے ۲۲ فیصد سالانہ سود ادا کرنا پڑ رہا ہے۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ المرتضیٰ کے سامنے ہلاک ہونے والوں کی ذمہ دار حکومت ہے۔ اس کی تحقیقات کے لئے جو ٹریبونل قائم کیا گیا ہے مجھے اس پر اطمینان نہیں ہے۔ بے نظیر نے مجھے پیغام بھجوایا کہ میں خود آپ کو بھٹو کے مزار پر لے جاؤں گی مگر گولیوں کا تحفہ دیا۔

○ امریکی جریدہ ٹائم نے کہا ہے کہ مرتضیٰ اپنی ماں کی مدد سے بے نظیر کے اقتدار کے لئے درد سر بنے رہیں گے۔

○ نصرت بھٹو اور بے نظیر کے اختلافات کی آڑ میں سندھ میں تخریب کاری کے بھارتی منصوبے کا انکشاف کیا گیا ہے۔ اس منصوبے کا انکشاف حال ہی میں گرفتار ہونے والے سندھی قوم پرستوں نے کیا ہے۔

○ بے نظیر بھٹو اور نرسیما راؤ کے درمیان ملاقات کی کوششیں تیز کر دی گئی ہیں۔ دونوں اس ملاقات سے پہلے امریکہ کے دورے پر جائیں گے۔

○ پنجاب کے وزیر تعلیم مسٹر ریاض فتیانہ نے کہا ہے کہ مستقبل قریب میں طلبہ یونینوں کے الیکشن نہیں ہو رہے۔ غریب طالب علموں کی پڑھائی کا تمام خرچ حکومت برداشت کرے گی۔ سکولوں میں معصوم طلباء و طالبات پر برسنے والا ڈنڈا فوری طور پر غائب کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ پنجاب یونیورسٹی پر سے بوجھ کم کرنے کے لئے گریجوایشن کے امتحانات لینے کے لئے علیحدہ بورڈ قائم ہو گا۔ یونیورسٹی صرف ایم اے کے امتحانات لے گی۔ مڈل سکولوں کی سطح پر مختلف ٹریڈ کی تربیت دی جائے گی۔

○ بے نظیر بھٹو کی بہن صنم بھٹو نے کہا ہے کہ مجھے امید ہے کہ میری کوششیں رنگ لائیں گی اور ہمارا خاندانی تنازعہ جلد ختم ہو جائے گا۔

○ ترکمانستان کے نائب وزیر اعظم نے کہا ہے کہ پاکستان اور ترکمانستان کے درمیان دو طرفہ تعاون کو فروغ دینے کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم پاکستان کے ساتھ مل کر افغانستان میں امن کے لئے کردار ادا کر سکتے ہیں۔

○ آل پاکستان نیوز پیپر سوسائٹی نے اخبارات و جرائد کی بیرون ملک ترسیل کے لئے ڈاک کے نرخوں میں غیر معمولی اضافے پر اپنی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ جس کے نتیجے میں اخبارات و جرائد کی برآمد میں خاصی کمی واقع ہوئی ہے۔

○ کابل میں گلی کوچوں میں بکھری ہوئی نعشوں کو کتوں نے نوچنا شروع کر دیا ہے۔ کابل کا ہر گھر راکٹوں اور گولوں کا نشانہ بن چکا ہے۔ فریقین جنگ سے تھک گئے ہیں مگر کوئی بھی ہتھیار رکھنے کو تیار نہیں۔ صلح کا کوئی امکان نہیں ہے۔

○ روس کے حال ہی میں الیکشن جیتنے والے لیڈر زرینووسکی نے نیٹو کو متنبہ کیا ہے کہ وہ تیسری عالمی جنگ کی بنیاد نہ رکھے۔

ربوہ میں میڈیکل سہولیات میں اضافہ

۲۴ گھنٹے میڈیکل سروسز

خالد ہسپتال

۲۳۔ شکور پارک ربوہ

فون: 212034 953

• لیبارٹری • ای سی جی • مریضوں کا داخلہ • ایمرجنسی علاج

وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ

ڈش انٹینا سائز 12 فٹ

WAZ-SATELLITE SYSTEM

معیاری گارنٹی شدہ ریسیور اعلیٰ کوالٹی۔ تصویر۔ آواز بالکل صاف۔ ہر لحاظ سے ذمہ داری

فون: (0437) 2644 3024 3068

رابطہ کیلئے: میاں حفیظ احمد احمدیہ منزل وزیر آباد کارخانہ حاجی پورہ

راولپنڈی: میاں سعید احمد 051/429771 کوکا کولا ایجنسی

7 CURATIVE SMELLS

سات کیوریٹو خوشبویات

① Digest Curative Smell — ۱۔ ڈائی جیسٹ کیوریٹو سمیل
② Emergency Curative Smell — ۲۔ ایمرجنسی کیوریٹو سمیل
③ Fever Curative Smell — ۳۔ فیور کیوریٹو سمیل
④ Flu Curative Smell — ۴۔ فلو کیوریٹو سمیل
⑤ Heart Curative Smell — ۵۔ ہارٹ کیوریٹو سمیل
⑥ Pains Curative Smell — ۶۔ پینز کیوریٹو سمیل
⑦ Temper Curative Smell — ۷۔ ٹیمپر کیوریٹو سمیل

قیمت فی سمیل 20 روپے مکمل پیکنگ خوبصورت پرس میں 150 روپے

تفصیلی لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ۔ پاکستان

فون سیلز: 211283 دفتر: 771 کلینک: 606

ضرورت لیڈی ٹیچر

دار النصر شرقی میں رہائش پذیر پرائمری کی بچی کو فل ٹائم پڑھانے کیلئے ایک لیڈی ٹیچر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ معقول دی جائے گی۔

رابطہ کیلئے:

ڈاکٹر امۃ اللطیف شہناز "کیوریٹو کلینک" ربوہ

پتہ